روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۸۲ | بدھ ۳۰- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۱۵- فتح ۷۲ ۱۳ ہش ' ۱۵- دسمبر ۹۳ء

جماعت احمدیہ کا ۹۲واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح / دسمبر ۷۲ ۱۳ھ / ۱۹۹۳ء بروز اتوار 'سوموار' منگل ربوہ میں منعقد ہو گا۔

حکومت سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اجازت کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھنا چاہئے کہ سلب ایمان دو طرح پر ہوتا ہے ایک تو انبیاء کے انکار سے 'جس سے کسی کو بھی انکار نہیں اور یہ مسلّم بات ہے۔ دوسرا اولیاء اللہ اور مامورین کے انکار سے سلبِ ایمان ہوتا ہے۔

انبیاء کے انکار سے سلبِ ایمان تو بالکل واضح امر ہے اور سب جانتے ہیں 'لیکن پھر بھی یاد رکھنا چاہئے کہ انبیاء کے انکار سے سلبِ ایمان اس لئے ہوتا ہے کہ نبی کہتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں یہ میرا قول ہے۔ یہ میرا نبی ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ میری کتاب کو مانو اور میرے احکام پر عمل کرو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان نہیں لاتا اور ان وصایا اور حدود پر جو اس میں بیان کئے گئے ہیں 'عمل نہیں کرتا ہے۔ وہ ان سے منکر ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔

لیکن وہ صورت جس سے اولیاء اللہ کے انکار سے سلبِ ایمان ہوتا ہے 'اور ہے۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی جو شخص میرے ولی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے 'وہ گویا میرے ساتھ جنگ کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۲۹)

اگر تم سچی محنت کرو گے تو اسکا اعلیٰ نتیجہ نکلے گا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانیؓ)

تم خوب سمجھ لو کہ محنت اور قربانی کے بغیر خدا تعالیٰ کی مدد نہیں آئے گی اور تم خوب سمجھ لو کہ اگر تم سچی محنت کرو گے تو اس کا اعلیٰ نتیجہ نکلے گا اگر تمہارے کام کا اعلیٰ نتیجہ نہیں نکلتا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ تم جھوٹ بولتے ہو یا پھر تم احمق ہو۔ کلام الٰہی نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ کوئی عورت سارا دن محنت سے سوت کاتا کرتی تھی لیکن بعد میں وہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی۔ دراصل یہ ایک واقعہ ہے جو عرب میں مشہور تھا۔ کلام الٰہی نے اس کا ذکر کیا ہے عرب میں یہ واقعہ مشہور تھا کہ کوئی پاگل عورت تھی وہ سوت کاتا کرتی تھی تا اس سے گاؤں والوں کی مدد کر سکے۔ اس کے سوت کاتنے کے دوران میں اگر کوئی مدد طلب کرنے والا آجاتا۔ تو وہ اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیتی کہ ابھی پورا سوت تیار نہیں۔ جب وہ سوت کات لیتی تو گاؤں کے قابل امداد لوگوں کے متعلق معلومات حاصل کرتی۔ اور پھر اس سوت کو کاٹ کر ان میں تقسیم کر دیتی۔ لیکن اس کی محنت سے کوئی شخص بھی فائدہ نہ اٹھا سکتا۔ کیونکہ اگر وہ سوت آٹھ آدمیوں کے کام آ سکتا تھا اور قابل امداد سو آدمی ہوتے تو وہ اسے ٹکڑے کر کے سو آدمیوں میں تقسیم کر دیتی۔ اور اس طرح وہ کسی کے بھی کام نہ آ سکتا۔ تو فرمایا تم اس عورت کی طرح نہ بنو۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ تم بیوقوف نہ بنو۔ تم محنت کرو۔ اور عقل سے محنت کرو ایسا نہ ہو

باقی صفحہ ۷ کالم ۱ پر

درخواست دعا

○ محترم پروفیسر محمد شریف خان صاحب رقم فرماتے ہیں۔

مکرمہ اہلیہ صاحب قریشی عبداللطیف صاحب والدہ ماجدہ مکرم قریشی عبدالمنان صاحب آف مانٹریال' کینیڈا۔ کراچی آتے ہوئے جہاز میں فالج سے بیمار ہو گئی ہیں۔

کراچی ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی طور پر درخواست دعا ہے۔ اللہ کریم محترمہ موصوفہ کو جلد شفا عطا فرمائے۔ اور لمبی صحت والی زندگی سے نوازے۔

تقریب شادی

○ مکرم عطاء الحبیب صاحب خالد متعلم پی ایچ ڈی (الیکٹرانک انجینئرنگ) کنگز کالج' لندن یونیورسٹی ابن مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ کی شادی کے سلسلہ میں تقریب ولیمہ ۱۴- جون ۱۹۹۳ء کو ناصر ہال (بیت الفضل' لندن) میں بوقت شب منعقد ہوئی جس میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت شریک ہوئے اور پرسوز دعا کرانے کے بعد عزیز کو شرف مصافحہ و معانقہ نیز مبارکباد سے نوازا۔ اس تقریب میں مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر برطانیہ و نائب امیر و مربی انچارج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کے علاوہ لندن اور دیگر مقامات سے احباب و خواتین نے شرکت فرمائی۔ عزیز عطاء الحبیب صاحب خالد حضرت مولانا ابو العطاء صاحب خالد احمدیت کے سب سے بڑے پوتے اور مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی کے نواسے ہیں۔ آپ کی شادی عزیزہ محترمہ امتہ النور صاحبہ بنت مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ سے ہوئی

باقی صفحہ ۷ کالم ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۵ / فتح ۷۲ ۱۳ھش ۱۵ / دسمبر ۱۹۹۳ء

توبہ اور گناہ کی آگ

عام طور پر توبہ کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کا اثر صرف اتنا ہی ہے کہ گناہ کیا ہے۔ توبہ کرلی ہے تو وہ گناہ صاف ہو گیا۔ یعنی اس کے برے اثرات سے انسان بچ گیا۔ اتنا ہی ہو تو یہ بھی کچھ کم نہیں ہے۔ گناہ ایک گند ہے اور اگر گند دھل جائے تو کیا ہی اچھا ہو۔ لیکن توبہ کی اہمیت پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ توبہ صرف گناہ کا گند دھل جانے کا نام نہیں ہے۔ یا کہا جا سکتا ہے کہ توبہ سے صرف اتنا ہی کام لیا جانا کافی نہیں ہے۔ توبہ۔ اور حقیقی توبہ کی خصوصیت یہ ہے کہ گناہ کا گند دھل کر آئندہ گناہ کیا ہی نہ جائے۔ یعنی انسان توبہ کے بعد گندگی سے آلودہ ہی نہ ہو۔ اگر ایسی توبہ نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر انسان اور کس چیز کی ضرورت محسوس کر سکتا ہے۔ انسان کی زندگی کا مقصد خدا کا حصول ہے۔ اور خدا کے حصول کے لئے انسان کو پاک صاف ہونا ازبس ضروری ہے۔ جس توبہ سے کیا ہوا گنہ بھی دھل جائے اور آئندہ بھی گناہ کی طرف میلان ختم ہو جائے اور گناہ سرزد ہی نہ ہو۔ وہ توبہ یقیناً انسان کو خدا کے حصول میں حقیقی مدد دے سکتی ہے۔

بعض اوقات انسان سمجھتا ہے کہ وہ تو اتنا گناہگار ہے کہ اس کی توبہ کہاں قبول ہوگی۔ اور اگر توبہ قبول ہوگی تو آئندہ کے گناہ کیسے رکیں گے۔ کہتے ہیں دنیا بر امید قائم است۔ امید یہی رکھنی چاہئے کہ توبہ آئندہ گناہوں کو بھی بھسم کردے گی۔ جلا کر راکھ کردے گی اور پھر گناہ سرزد نہ ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ وہ آخری دم تک کی توبہ بھی قبول کرلیتا ہے۔ چاہئے کہ انسان توبہ کرتا ہی رہے۔ ہر توبہ کے وقت اسے یہ عزم کرنا چاہئے کہ وہ پھر گناہ نہیں کرے گا۔ اگر وہ پھر گناہ کرے تو پھر توبہ کرے۔ اور اس طرح توبہ کرتا ہی رہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس لئے اگر وہ کوشش کرتا رہے تو یقیناً وہ خدا تعالیٰ کے حصول میں کامیاب ہو کر رہے گا۔ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ توبہ میں ایسی قوت پائی جاتی ہے کہ وہ گناہ کی آگ کو بجھا سکتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ توبہ کی جائے اور خلوص دل سے کی جائے۔ اور جب تک گناہ کی آگ بجھ نہ جائے توبہ کا عمل جاری رکھا جائے۔ توبہ بھی نیکیوں کا زینہ ہے۔ گناہ کو مٹاتی ہے اور نیکی کو ابھارتی ہے۔

یہ دَور دورِ ستم ہے لیکن
نہ ہے شکایت نہ کچھ گِلہ ہے
خدا کے فضل و کرم کے باعث
ہمیں تو اعزاز ہی ملا ہے

ابو الاقبال

دیکھا نہیں وہ آدمی تنہا کہوں جسے
وہ آج تک مِلا نہیں اپنا کہوں جسے

صدیوں سے انتظار ہے اس ایک شخص کا
"آئے ہو کتنی دیر سے" اتنا کہوں جسے

نظریں ترس گئی ہیں تہِ عکسِ آبشار
دیکھا نہیں ہے پانی کا قطرہ کہوں جسے

ہُوں ایک شاخِ بے ثمر تیرے وجود کی
تیری ہی چھاؤں، تیرا ہی سایا کہوں جسے

کون و مکاں میں موجزن ہے تیری آگہی
اک لمحہ بھی ملا نہیں تیرا کہوں جسے

دریا ہُوں موج بن کے رواں ہُوں تری طرف
اس پار کوئی گھر بھی ہے اپنا کہوں جسے

"افسونِ انتظار، تمنّا کا نام ہے
حسنِ طلب میں آرزو گویا کہوں جسے

غالب احمد

خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کی انتہائی کوشش کریں

جس حد تک تم خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے اہل اور قابل بنائے گئے ہو تم انتہائی کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی اہلیت کے مطابق انتہائی طور پر پالو کہ تمہیں اس دنیا کے انعامات بھی ملیں اور اس دنیا کے انعامات بھی ملیں پس یہی محنت ہے۔ یہی جدوجہد ہے (---) یہی کوشش ہے اور یہی جفاکشی ہے جس کی طرف (دین حق) ہمیں بلاتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادی امتہ الشکور

سیرت حضرت اماں جان

قدرت ثانیہ پر آپ کا دل سے ایمان تھا۔ امام وقت کی اطاعت کرنا اور ان کا ہر حکم ماننا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت مولانا نور الدین صاحب نے اس بات کی گواہی دی اور فرمایا:۔

جو اطاعت میری میاں محمود اور حضرت اماں جان نے کی ہے کسی نے بھی نہیں کی۔ اور ایک بار کسی کو بتایا کہ "حضرت بیوی صاحبہ (یعنی حضرت اماں جان) نے جو میرے ایسے حالات سے واقف ہیں۔ ایک بار کچھ نقد روپیہ مجھے دیا۔ اور کہا کہ یہ آپ کے کھانے کے لئے ہے ساتھ ہی کچھ رقم لنگر خانہ کے لئے دی اور کہا "لیکن دوسرے حصہ میں سے نہ دیں"

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو امام وقت کے ساتھ کتنی عقیدت تھی۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مولانا نور الدین صاحب آپ کو جو کام کہتے آپ خود کر دیتیں۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے حضور کے پاس کچھ لڑکے پڑھنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان میں ایک دیہاتی بھی تھا۔ ایک دن وہ کھانے پر رو پڑا۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ اسے لسی کی عادت ہے جو اسے ملتی نہیں۔ حضور نے حضرت اماں جان کو کہلوایا کہ یہ قصہ ہوا ہے آپ اپنے گھر سے لسی بھیج دیا کریں۔ چنانچہ آپ روزانہ اس طالب علم کو لسی بھجوا دیا کرتیں۔

ایک بار کچھ لحاف قابل مرمت تھے۔ حضور نے صوفی غلام محمد صاحب امرتسری سے فرمایا یہ حضرت اماں جان کو بھجوا دیں۔ یہ سن کر انہیں بہت رنج ہوا کہ حضرت اماں جان سے ایسے کام کروائے جا رہے ہیں ان کی جو بری سی شکل بنی دیکھی تو حضرت صاحب سمجھ گئے اور فرمایا:۔

انہوں نے مجھے کہا ہوا ہے کہ میں ان کو کام بتا دیا کروں۔

حضرت اماں جان نے اپنے ہاتھ سے لحاف مرمت کر کے بھجوا دئے۔ ایک بار حضور نے آپ سے فرمایا کہ آپ اپنی غیراز جماعت رشتہ داروں (عورتوں) سے تعلق پیدا کریں۔ اور مشورہ دیا کہ پہلے آپ ان کے گھر تشریف لے جائیں پھر انہیں بلائیں حضرت اماں جان نے اپنے امام کا حکم مانا ان عورتوں سے ملنا شروع کیا اور اس طرح خدا کے فضل سے بہت سی رشتہ دار خواتین احمدی ہو گئیں۔

حضرت اماں جان کا یہ طریق تھا کہ جب بھی کبھی آپ نے دوسرے شہر جانا ہوتا۔ تو حضور سے اجازت لے کر جاتیں اور ایسا ہی حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کے وقت بھی ہوتا رہا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی گو آپ کے بیٹے تھے لیکن ان کے امام جماعت احمدیہ بننے کے بعد حضرت اماں جان نے اس کی اسی طرح عزت کی اور فرمانبرداری کی جیسا کہ امام وقت کی ہونی چاہیے۔

آپ کی مالی قربانیاں

سلسلہ احمدیہ کے لئے آپ نے بہت بڑی بڑی مالی قربانیاں دیں۔ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مینارہ بنانے کی تحریک کی اور آپ نے ۱۰۱ خدام سے فرمایا کہ آپ احباب سو سو روپیہ دیں لیکن حضرت اماں جان نے ایک ہزار روپیہ کا وعدہ لکھوایا۔ اور اپنا دہلی کا ایک مکان بیچ کر یہ رقم ادا کر دی۔

جب حضرت امام جماعت الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے تحریک جدید جاری فرمائی اور چندے کا اعلان کیا تو حضرت اماں جان نے اس میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور دفتر اول میں وفات کے وقت تک ۳۱۴۲ روپے کا چندہ ادا کیا۔ اس کے علاوہ جو بھی چندہ کی تحریک ہوتی آپ اس میں ضرور حصہ لیتیں۔ اور اچھی خاصی رقم ادا کرتیں۔ مثلاً سلسلہ کی بیوت الذکر' مشن 'لنگر خانہ' دفتر لجنہ اماء اللہ بیوت الذکر لندن و برلن وغیرہ وغیرہ لنگر خانے کے لئے دیگوں کا مہیا کرنا۔ اخبار الفضل کے لئے امداد غرض کہ کوئی بھی مالی تحریک حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانے میں یا آپ کے بعد ایسی نہیں ہوئی جس میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیا ہو۔

> یہ امر واقعہ ہے کہ جو افعال مقدرت انسانی کے نیچے ہیں وہ تمہاری نیت و دلی قصد کے تابع ہیں پس جیسے جیسے اعمال ہیں' نیات ہیں ویسے ویسے پھل ملتے ہیں اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو اور خدا کے ہو جاؤ پھر یہ دنیا بھی تمہاری ہے۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ناصرہ داؤد

پسر موعود کا بچپن

اپنی کتاب "پسر موعود کا بچپن" میں ناصرہ داؤد صاحبہ کہتی ہیں۔ (خطاب تو بچوں سے ہے لیکن باتیں سب کے لئے ایک جیسی اہمیت رکھتی ہیں۔)

آج میں آپ کو جس شخصیت کے متعلق بتانے لگی ہوں وہ ہیں ہمارے پیارے (امام جماعت الثانی) مرزا بشیر الدین محمود احمد

آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے آپ کی پیدائش سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور کے مقام پر یہ خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نو سال کے عرصہ میں ایک بیٹا دے گا جو دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اس کے ذریعے دین بہت ترقی کرے گا۔ وہ (کلام الٰہی) کی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلائے گا اور جماعت احمدیہ کو اس کے ذریعہ سے خاص ترقی ملے گی۔

اس پیش گوئی کا ایک ایک لفظ حیرت انگیز رنگ میں پورا ہوا۔ ہمارے حضرت امام جماعت الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد پیشگوئی کے مطابق ۹ سال کے اندر پیدا ہوئے اور پھر باوجود سخت مخالفت کے حضور جماعت کے سربراہ منتخب ہوئے اور حضور کے زمانہ میں احمدیت نے بہت ترقی کی اور دوست دشمن سب مانتے ہیں کہ حضور کی شہرت دنیا کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بزرگ رفیق حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) لدھیانہ میں تشریف فرما تھے میں بھی وہیں تھا۔ محمود کوئی تین برس کا ہو گا گرمی کا موسم مردانہ اور زنانہ میں دیوار حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت تھا جو میں جاگا اور مجھے محمود کے رونے اور حضرت کے ادھر ادھر کی باتوں میں بہلانے کی آواز آئی۔ حضرت اسے گود میں لئے پھرتے تھے اور وہ کسی طرح چپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپ نے کہا دیکھو محمود وہ کیسا تارا ہے بچہ نے نئے مشغلہ کی طرف دیکھا اور ذرا چپ ہو کر پھر وہی رونا اور چلانا شروع کر دیا ابا تارے جانا۔ یعنی ابا میں ستارے پر جاؤں گا۔ مجھے مزا آیا اور پیارا معلوم ہوا۔ آپ کا اپنے ساتھ یوں گفتگو کرنا یہ اچھا معلوم ہوا۔ ہم نے ایک راہ نکالی تھی۔ اس نے بھی اپنی ضد کی راہ نکالی۔ آخر بچہ روتا روتا خود ہی جب تھک گیا چپ ہو گیا۔ مگر اس سارے عرصہ میں ایک لفظ بھی سختی کا یا شکایت کا آپ کی زبان سے نہ نکلا۔

(سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب)

یہ واقعہ تو بہت بچپن کا معلوم ہوتا ہے اسی قسم کا ایک اور واقعہ نسبتاً بڑی عمر میں پیش آیا۔ حضرت بانی سلسلہ کی طبیعت میں نرمی اتنی زیادہ تھی کہ بچوں پر ناراض ہونا آپ کے لئے ایک مشکل امر تھا اس کے علاوہ حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ آپ کا سلوک زیادہ ہی نرمی اور درگذر کا تھا۔ دوسری روایت بھی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بیان کردہ ہے۔ فرماتے ہیں:۔

محمود چار ایک برس کا تھا۔ حضرت معمولاً اندر بیٹھے لکھ رہے تھے۔ میاں محمود دیا سلائی لے کر وہاں آئے اور آپ کے ساتھ بچوں کا ایک غول تھا۔ پہلے کچھ دیر آپس میں کھیلتے جھگڑتے رہے پھر جو کچھ دل میں آئی حضرت صاحب کے لکھے مسودات کو آگ لگا دی اور آپ لگے خوش ہونے اور تالیاں بجانے اور حضرت لکھنے میں مصروف ہیں سر اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اتنے میں آگ بجھ گئی اور قیمتی مسودات راکھ کا ڈھیر ہو گئے اور بچے کو کسی اور مشغلے نے اپنی طرف کھینچ لیا حضرت کو سیاق عبارت ملانے کے لئے کسی گزشتہ کاغذ کے دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس سے پوچھتے ہیں۔ خاموش دبکا جاتا ہے۔ آخر ایک بچہ بول اٹھا کہ میاں صاحب نے کاغذ جلا دئے ہیں۔ عورتیں اور بچے اور گھر کے سب لوگ انگشت بدندان۔ اب کیا ہو گا۔ اور درحقیقت عادتاً ان سب کو علیٰ قدر مراتب' بری حالت اور مکروہ نظارہ کے پیش آنے کا گمان اور انتظار تھا۔ اور ہونا بھی چاہیے تھے۔ مگر حضرت صاحب مسکرا کر فرماتے ہیں۔ "خوب ہوا اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہو گی اور اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے"۔

(سیرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مصنفہ مولانا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ

حافظ مظفر احمد صاحب حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کے متعلق مزید کہتے ہیں۔

۷/ہجری میں غزوہ خیبر کے بعد رسول خدا ﷺ نے ملک شام کے مشرق میں ذات السلاسل کی مہم پر حضرت عمروؓ بن العاص کی سرکردگی میں ایک لشکر روانہ فرمایا۔ جس میں کبار صحابہؓ کی نسبت اعراب اور بدو وغیرہ زیادہ تھے۔ وہاں جا کر پتہ چلا کہ دشمن کی تعداد زیادہ ہے اس لئے حضرت عمروؓ بن العاص نے کمک طلب کی جس پر نبی ﷺ نے حضرت ابو عبیدہؓ کی سرکردگی میں مہاجرین کا ایک دستہ آپ کی مدد کے لئے بھجوایا جس میں حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ بطور سپاہی شریک تھے رسول خدا ﷺ نے خداداد بصیرت و فراست سے بوقت رخصت ابو عبیدہؓ کو نصیحت فرمائی کہ عمروؓ بن العاص کے پاس پہنچ کر دونوں امراء باہم تعاون سے کام کرنا۔ مگر جب آپ وہاں پہنچے تو حضرت عمروؓ بن العاص نے اس خیال سے کہ ان کی امداد کے لئے بھجوائی گئی کمک ان کے تابع ہے حضرت ابو عبیدہؓ کے سپاہیوں کو ہدایت دے کر کام لینے لگے۔ اور بزرگ مہاجرین صحابہؓ کی اس وضاحت کے باوجود کہ دونوں امراء اپنے دائرہ عمل میں بااختیار ہیں اور انہیں باہم مشورے اور تعاون سے کام کرنے کا حکم ہے۔ حضرت عمروؓ بن العاص کو اپنے حق امارت پر اصرار رہا۔ اس نازک موقعہ پر امانتوں کے سعید حضرت ابو عبیدہؓ کا موقف کیسا پاکیزہ اور متقیانہ تھا۔ حضرت عمروؓ بن العاص کو آپ نے فرمایا کہ ہرچند کہ مجھے رسول خدا ﷺ نے ایک آزاد امیر کے طور پر بھجوایا ہے مگر ساتھ ہی باہم تعاون کا بھی ارشاد فرمایا ہے اس لئے آپ میری بات مانیں یا نہ مانیں میری طرف سے ہمیشہ آپ کو تعاون ہی ملے گا۔ اور میں آپ کی ہر بات مانوں گا۔ دیکھئے ابو عبیدہؓ نے امارت کا حق امانت کس شان سے ادا کر دکھایا اور تعاون علی البر اور ایثار کا کیسا نمونہ دکھایا۔

۸/ہجری میں قریش کے بعض تجارتی قافلوں کی نقل و حرکت کا پتہ چلانے کے لئے آپ کو ایک اہم رازداری کی مہم سونپی گئی۔ جس میں تین صد صحابہؓ آپ کی سرکردگی میں ساحل سمندر کی طرف روانہ کئے گئے۔

وہ زمانہ بہت تنگی کا تھا۔ اور حسب دستور زادراہ کے لئے ہر سپاہی نے جو کچھ کھجوریں وغیرہ پاس رکھی تھیں وہ ختم ہونے کو آئیں۔ تو فاقہ کشی کے ان ایام میں انصاری سردار قیس بن سعد کی طرف سے جودوسخا کا زبردست مظاہرہ ہوا۔ انہوں نے لشکر میں شامل بعض لوگوں سے واپسی مدینہ تک سواری کے اونٹ ادھار لے کر ذبح کروائے ہمراہیوں کو کھانا کھلانا شروع کیا۔ چند روز کے بعد حضرت عمرؓ نے سوال اٹھایا کہ سواریوں کے ختم ہو جانے پر آئندہ سفر کیسے جاری رکھا جاسکے گا۔ چنانچہ حضرت ابو عبیدہؓ نے مزید اونٹ ذبح کرنے سے حکماً" روک کر ایک عادلانہ فیصلہ فرمایا۔ تو دوسری طرف فاقہ کش لشکر کے لئے خوراک کا انتظام بھی آپ کی ذمہ داری تھی۔ آپ نے تمام سپاہیوں کے پاس باقی ماندہ زادراہ اکٹھی کر کے راشن کی دو بوریاں مہیا کر لیں۔ اور آئندہ کے لئے راشن کی تقسیم کا ایسا نظام جاری کیا کہ ہر سپاہی کو زندہ رہنے کے لئے کچھ نہ کچھ خوراک ملنے لگی۔ صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ بعض ایسے دن بھی آئے جب روزانہ ایک شخص کو بمشکل ایک کھجور ملتی تھی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ایک کھجور کی قدر بھی ہمیں اس وقت آئی جب یہ اجتماعی زادراہ بھی ختم ہو گئی۔ تو ہم نے درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کیا۔ اور جانوروں کی مینگنیاں جیسا پاخانہ کرتے رہے۔ تب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امین الامت ابو عبیدہؓ کی اس عادلانہ تقسیم اور دعاؤں نے خدائی رحمت کو جوش دیا اور مولیٰ کریم نے ان فاقہ کشوں کی دعوت کا خود اہتمام فرمایا۔ اور سمندر کو حکم دیا کہ ایک بہت بڑی مچھلی راہ مولیٰ میں بھوک برداشت کرنے والوں کے لئے ساحل پر ڈال دے چنانچہ اس مچھلی کا گوشت اور تیل مسلسل کئی روز استعمال کرنے سے صحابہؓ کی صحتیں خوب اچھی ہو گئیں۔ تین صد افراد کے لئے کئی روز تک خوراک بننے والی اس مچھلی کے متعلق طبعاً" سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کی جسامت کیا ہو گی۔ حضرت ابو عبیدہؓ جیسے زیرک قائد نے اس الٰہی نشان کو محفوظ کرنے کا عمدہ انتظام بھی کر دیا۔ انہوں نے ساحل کو چھوڑنے سے قبل مچھلی کے ڈھانچے سے دو پسلیاں لے کر زمین میں گاڑ دیں اور پیمائش کی خاطر ایک شتر سوار کو نیچے سے گزارا تو وہ باسانی گزر گیا۔

الغرض اس سفر میں حضرت ابو عبیدہؓ کی قائدانہ صلاحیتیں خوب نکھر کر سامنے آئیں۔ عملی زندگی میں امانتوں کی ادائیگی میں یہ اہتمام ابو عبیدہؓ کے لئے مزید خدمات کے مواقع مہیا کرنے کا موجب ہوا۔ چنانچہ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو عبیدہؓ کو بہت مالی ذمہ داریاں بھی تفویض فرمائیں۔

بشریٰ وسیم

راہ عمل

بشریٰ وسیم اپنے کتابچہ راہ عمل میں کہتی ہیں:۔

اگر کوئی شخص آپ کے پاس اپنی کوئی چیز امانتاً" رکھوائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کریں۔ اپنا ظاہر او رباطن ایک رکھیں تاکہ لوگ آپ پر بھروسہ کر سکیں۔

اگر کسی شخص نے آپ سے قرضہ لیا ہے اور وہ اس کو ادا کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تو اس کو مزید مہلت دیں اور اگر اس کے حالات خراب ہیں تو اس کا قرضہ معاف کر دیں۔

ملازمین کی تنخواہوں اور مناسب سہولتوں میں بغیر تقاضے کے اضافے کریں اور ان کا حق بغیر ان کے مانگے ادا کریں۔ آپ اپنے ملازمین کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ کیونکہ وہ بھی آپ کی طرح انسان ہیں۔ ان کی ضروریات کو حتی الامکان پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ان سے کوئی غلطی یا نقصان ہو جائے تو انہیں سزا دینے کی بجائے معاف کر دیں کیونکہ اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے ان سے سختی کی بجائے نرمی کا سلوک کریں۔

وقت ایک بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ وقت اگر گزر جائے تو واپس نہیں آسکتا۔ اور گزرے ہوئے وقت کا نقصان کوئی پورا نہیں کر سکتا۔ ہمارے ہاں لوگوں کو وقت کی اہمیت کا کوئی احساس نہیں ہے۔ کوئی شخص بھی اپنا کام صحیح وقت پر پورا نہیں کرتا۔ جس کے باعث معاشرے میں بہت سے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہمارے دفاتر میں جو کام ایک دن میں ہونا چاہئے اس کو ایک ہفتہ لگا دیتے ہیں۔ اس طرح ہفتوں کا کام مہینوں پر جا پڑتا ہے۔ جن لوگوں کا کام ہوتا ہے وہ بیچارے صبح آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور شام کو بغیر کام کروائے واپس چلے جاتے ہیں۔ اس طرح لوگوں میں بے چینی، پریشانی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ امتحانات کی تاریخیں بھی آگے پیچھے ہوتی رہتی ہیں۔ جس کے باعث طالب علموں کے قیمتی سال ضائع ہو جاتے ہیں ان تمام وجوہات کے باعث معاشرے میں فرسٹریشن پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ تمام کام وقت پر ہو جائیں تو ہمارے معاشرے کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں۔

ہمارے ہاں وقت کی پابندی نہ کرنا ایک عام سی بات ہو گئی ہے اکثر شادیوں پر اگر وقت ۸ بجے کا دیا ہوا ہے تو بارات ۱۰ بجے پہنچ رہی ہوتی ہے۔ جس سے تمام مہمانوں کو انتظار کی کوفت اٹھانا پڑتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے گھر جانا ہو تو اول تو لوگ گھر والوں اطلاع نہیں دیتے اور اگر اطلاع کرتے بھی ہیں تو اس وقت سے گھنٹہ دو گھنٹہ دیر سے ہی پہنچتے ہیں۔ اس سے میزبان کو جو انتظار کی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے اس کا مہمان کو کوئی خیال نہیں ہوتا۔ اس لئے کوشش کریں کہ ہمیشہ وقت کے پابند رہیں اور اگر کسی کو وقت دیں تو اس وقت پر پہنچنے کی کوشش کریں اور لوگوں کو انتظار کی کوفت سے بچائیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ وقت کی پابندی کرنے والا شخص ہمیشہ زندگی میں کامیاب ہوتا ہے اور ترقی کرنے والی قومیں ہمیشہ وقت کی پابندی کرتی ہیں۔

زندگی میں سچی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اپنی خواہشات اور ضروریات کو محدود کریں کیونکہ خواہشات کی کوئی حد نہیں ہوتی وہ تو بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اگر آپ میں قناعت کا مادہ پیدا ہو گیا تو آپ کے تمام مسائل حل ہو گئے۔

تمام معاشرہ مختلف طبقوں میں بٹا ہوا ہے۔ کچھ لوگ امیر ہیں اور کچھ غریب اور ان کے درمیان کا طبقہ متوسط طبقہ کہلاتا ہے۔ ہر شخص کو اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی چیز سے نوازا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ جس طبقے سے بھی تعلق رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ ہمیشہ اپنے سے نیچے کو دیکھیں اور چھوٹی سے چھوٹی چیز سے خوشی حاصل کریں ورنہ آپ کو بڑی بڑی چیزیں بھی خوشی نہیں دے سکیں گی۔

امیر شخص کو چاہئے کہ اپنی ضروریات کے پورا ہونے پر کسی اور ضرورت مند کی ضرورت پوری کر دے اور غریب شخص کو چاہئے کہ اپنی ضروریات کو محدود کرے۔ اور سوچے کہ کتنے لوگ ایسے ہیں جن کو یہ تمام چیزیں بھی حاصل نہیں جو مجھے حاصل ہیں۔ لوگوں کی خوشی میں شامل ہوں اور حسد جیسے مادے سے پرہیز کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

نگینے لوگ

نام کتاب = نگینے لوگ
مصنفہ = سیدہ حفیظتہ الرحمٰن
صفحات = ۳۳۲
ٹائٹل = آرٹ کارڈ کا چہار رنگا
قیمت = درج نہیں۔

محترمہ حفیظتہ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم میر نور احمد صاحب تالپور اس سے قبل چھ کتب، تخلیق الاول، قرۃ العین، دستک، کلمہ توحید کا سفر محجوبات اور ازالتہ القید لکھ کر اپنا بھرپور تعارف کروا چکی ہیں۔ زیر نظر کتاب ان کی تازہ محنتوں کا ثمر ہے اس میں انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کرنے والے ۱۳۔ خوش نصیب احمدی احباب کے حالات لکھے ہیں۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

ان زندہ جاوید احمدی بزرگوں کے نام یہ ہیں۔ حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب آف کابل۔ محترم عبدالحکیم صاحب ابڑو، محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب (امریکہ) محترم شیخ ناصر احمد صاحب، محترم عبدالحمید صاحب، محترم قریشی عبدالرحمٰن صاحب، محترم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب، محترم انعام الرحمٰن صاحب، محترم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر آئی سپیشلسٹ، محترم سید قمر الحق صاحب، محترمہ رخسانہ پروین صاحبہ، محترم بابو عبدالغفار صاحب اور محترم نصیر احمد صاحب علوی۔

اس کے علاوہ دو اسیران راہ مولا یعنی مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جو اکتوبر ۱۹۸۴ء سے لے کر تادم تحریر اسیر راہ مولا چلے آرہے ہیں۔ اور دوسرے محترم قریشی ناصر احمد صاحب جنہوں نے سات سال کا عرصہ پس دیوار زنداں گذارا اور آخر رہائی پائی۔ مگر زنداں سے رہائی کے چند مہینے کے بعد ہی ہارٹ اٹیک سے قید زندگی سے آزاد ہو گئے۔

احمدیت کے پودے کی اپنے خون سے آبیاری کرنے والے یہ بزرگ ہماری جماعت اور ہماری تاریخ کا ایک نادر اثاثہ ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نیکی اور تقویٰ اور خدمت دین میں اپنی مثال آپ تھا۔ ان میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ڈاکٹر مظفر احمد صاحب شیخ ناصر احمد صاحب اور محترمہ رخسانہ پروین صاحبہ کے سوا باقی تمام وہ ہیں جنہوں نے صوبہ سندھ میں اللہ کی راہ میں جان قربان کی۔ صاجزادہ عبداللطیف صاحب نے کابل کی سرزمین کو اپنے لہو سے لالہ زار کیا۔ محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب نے سرزمین امریکہ کو اپنا خون دیا محترم شیخ ناصر احمد صاحب اوکاڑہ (پنجاب) کی دھرتی کے ماتھے کا جھومر ہیں اور محترمہ رخسانہ پروین صاحبہ مردان صوبہ سرحد میں جان کی قربانی دینے والی خاتون ہیں۔ محترم شیخ ناصر احمد صاحب اور محترمہ رخسانہ پروین صاحبہ نے عید کے دن اپنی قربانی پیش کی۔ محترمہ رخسانہ صاحبہ کے علاوہ چار اور احمدی خواتین محترمہ اہلیہ صاحبہ میراں بخش صاحب انبالہ، محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قاری عاشق حسین صاحب سانگلہ ہل، اور محترمہ ایڈوٹ صاحبہ اور محترمہ اویسہ صاحبہ آف انڈونیشیا جماعت چیانڈرم اور ایک نو عمر بچی عزیزہ نبیلہ نے چک سکندر میں جام ابدی پیا۔

یہ کتاب روحانی لذت کا ایک حسین مرقع ہے محترمہ حفیظتہ الرحمٰن صاحبہ سب احباب جماعت کے شکریہ کی مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک قیمتی خزانہ یکجا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن ترین جزاء سے نوازے۔

(ی س ش)

بقیہ صفحہ ۴

نے آپ کو کسی ہنر سے نوازا ہے تو اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ یہ زندگی آج ہے کل نہیں ہوگی۔ اس میں جو اچھے کام کر سکتے ہیں وہ کر لیں کیونکہ کام بہت ہیں اور زندگی بے حد مختصر، زندگی کو با مقصد بنائیں۔ زندگی میں سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو لوگوں کو آرام و سکون پہنچائیں اور اسی کو مقصد حیات بنائیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی رحمت سے ہم سب کو ان روشن کلمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں (دین حق) کی سچی فرمانبرداری کی دولت سے نوازے۔

طب و صحت

بشکریہ ڈان

کھانے میں فائبر والی خوراک کی اہمیت

عابد حسین صاحب لکھتے ہیں

ہماری روزمرہ کی خوراک میں فائبر والی خوراک بہت اہمیت رکھتی ہے۔ یہ بہت سے کام کرتی ہے جس میں نظام انہضام کی حرکات، قبض کا علاج، نظام انہضام کی خرابیوں کا تدارک شامل ہے۔

خوراک کی فائبر میں وہ تمام حل پذیر اور ناحل پذیر مرکبات شامل ہیں جن کو اینزائمز حل کر کے خون میں جذب نہیں کر سکتے۔ اس میں تمام نشاستہ دار غذائیں یعنی کاربوہائیڈریٹس شامل ہیں۔ مختلف غذاؤں میں فائبر کی مقدار مختلف ہوتی ہے جیسا کہ ذیل کے جدول سے ظاہر ہے۔

گندم میں ۲ سے ۲٫۶ فیصد
چاول میں ۱٫۴ فیصد
مکئی میں ۲٫۶۶ فیصد
اخروٹ میں ۱۱٫۸ فیصد
جو میں ۱۱٫۸ فیصد

پھلوں اور خوراک کو پروسیس کرنے کے طریق سے فائبر کی مقدار میں کمی آجاتی ہے۔ اس کی ایک مثال سیب ہے۔ سیب کے چھلکے میں ۲٫۶ فیصد فائبر ہوتی ہے۔ جبکہ اگر سیب کا رس نکالا جائے تو اس میں یہ مقدار گھٹ کر صرف ۰٫۳ فیصد رہ جاتی ہے۔ اسی طرح ٹماٹر کی چٹنی بنانے یا اس کا چھلکا اتارنے سے فائبر کم ہو جاتی ہے۔ جو اور چاول فائبر کی موٹی تہہ سے ڈھکے ہوتے ہیں۔ جو اور گندم کا دلیہ بھی فائبر سے بھرپور ہوتا ہے۔ گندم کے آٹے میں بھی فائبر کی بڑی مقدار ہوتی ہے۔

خوراک میں فائبر کی وجہ سے بیماریوں کی روک تھام کے نظریہ پر ۴۰۰ ق م سے غور ہو رہا ہے جبکہ یہ دریافت کیا گیا کہ آٹے سے علیحدہ ہونے والا چوکر BRAN قبض کشا ہوتا ہے۔ افریقہ میں ایک طبی جائزے سے معلوم ہوا ہے کہ جن علاقوں میں فائبر والی خوراک استعمال کی جاتی ہے وہاں آنتوں کی بیماریاں بہت کم ہیں۔ اسی طرح یہ بھی دیکھا گیا کہ ایسے علاقوں میں آنتوں کے نچلے حصے میں ٹیومر کی بیماریاں بھی موجود نہیں ہیں۔ جب کہ انہی علاقوں میں رہنے والے یورپین لوگوں میں ایسے ٹیومر کی بیماریاں پائی گئی ہیں۔ اور یہ بیماریاں ان علاقوں کے یورپینوں میں شمالی یورپ کے بسنے والوں کی شرح کے برابر موجود تھیں۔ بیماریوں کا فرق صاف ظاہر ہے کہ انہی علاقوں میں رہنے والے افریقی خوراک کو زیادہ پروسیس کئے بغیر کھاتے ہیں جبکہ یورپین لوگ اسی خوراک کو زیادہ پروسیس کر کے کھاتے ہیں۔ اس خوراک کو Refine کرنے کے نام پر جو عمل کئے جاتے ہیں وہ خوراک میں سے فائبر کی موجودگی کو ختم کر دیتے ہیں۔

اسی طرح کے ایک اور مطالعے سے پتہ چلا ہے کہ جو لوگ فائبر سے بھرپور غذا کھاتے ہیں ان میں بلڈیوریا کی سطح بھی نہایت نیچے ہوتی ہے۔ بلڈیوریا کی سطح کا بڑھنا پروٹین کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص دن میں ۷۰ گرام پروٹین حاصل کرتا ہے تو ایسے شخص کے خون میں یوریا کی شرح ۳۴ ملی گرام فی ایک سو ملی لیٹر ہوتی ہے۔ تاہم اگر یہی شخص ایسی خوراک کھاتا ہے جس میں روٹی اور پروٹین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تو اس کے بلڈیوریا کی سطح گر کر نصف رہ جاتی ہے۔ اسی طرح بلڈ یوریا میں کمی کی وجہ سے گردوں کا فعل بھی بہتر ہو جاتا ہے۔ آٹا یا اناج زیادہ کھانے کی صورت میں بھی گردوں کا فعل بہتر ہو جاتا ہے۔

غلہ یا اناج کی خوبی یہ ہے کہ اس میں چکنائی کم اور فائبر زیادہ ہوتے ہیں اور یہ موٹاپے کو روکنے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خوراک میں ان کا استعمال کیلوریز کم کھانے کا محرک ہوتا ہے۔ اور بھوک کم کرتا ہے۔ اگر خوراک میں چکنائی کا استعمال کم کیا جا سکے اور زیادہ مقدار میں روٹی (گندم) کھائی جائے تو اس سے بڑھا ہوا وزن کم ہو جاتا ہے۔

فائبر کی اس زبردست اہمیت کی وجہ سے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری روزمرہ کی خوراک میں فائبر والی خوراک کا اضافہ کیا جائے۔ ہمیں اوسطاً" روزانہ ۱۸ گرام فائبر کھانا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے اناج کے ساتھ تازہ سبزیاں اور پھل بھی خوراک کا حصہ ہونے چاہئیں اور جہاں تک ممکن ہو ان کے چھلکے بھی خوراک کا حصہ بنانے چاہئیں۔

پھلوں میں فائبر کی مقدار
سیب ۱٫۴ فیصد
خوبانی ۱٫۷ فیصد

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

پاک بھارت مذاکرات

وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ خارجہ سیکرٹری آف سٹیٹ کی سطح پر جب پاکستان اور بھارت کے درمیان گفت و شنید ہو گی تو سب سے اہم اور مرکزی معاملہ کشمیر کا مسئلہ ہو گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس گفت و شنید کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم مسائل حل کرنے کی نیت رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ یہ گفت و شنید خاصی مشکل ہو گی۔ لیکن پاکستان مثبت روح کے ساتھ اس گفتگو میں شامل ہو گا۔ انہوں نے ہندوستان کی طرف سے کشمیر میں تشدد کی کارروائیوں میں اضافے کی مذمت کی اور کہا کہ اس طرح امن و امان کی فضا میں گفت و شنید کرنے کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہندوستان اپنی حفاظتی فوجوں کو حضرت بل کے ارد گرد سے مکمل طور پر ہٹائے اور مسلمانوں کے لئے اس بات میں آسانی پیدا کرے کہ وہ حضرت بل کی درگاہ میں جا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک یہ بات جاری ہے کہ لوگوں کو خود ہلاک کر کے کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ مقابلے میں ہلاک ہوئے۔ انہوں نے کشمیریوں کے معمر رہنما مثلاً مولوی انصاری پروفیسر عبد الغنی اور غلام حسین لون کی گرفتاری کی مذمت کی اور کہا کہ ان کے علاوہ بھی بہت سے کشمیری رہنما جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹریوں کی سطح پر جو گفت و شنید ہونے والی ہے اس میں کشمیر کے تمام مسائل کو حل کرانے کی کوشش کی جائے گی اسی طرح سیاچن کے گلیشیئر کا مسئلہ بھی زیر بحث آئے گا۔ البتہ مرکزی نکتہ جموں و کشمیر کے مسائل ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے نظریات ایک دوسرے سے خاصے مختلف ہیں۔ لیکن یہ کوشش کی جائے گی کہ اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ مقبوضہ کشمیر کا حل صرف اور صرف اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق عمل کرنے میں ہی ہے۔

پاک امریکہ کاروباری تعلقات

امریکہ کے سفیر مسٹر جان سی مونجو نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ اور پاکستان ایک دوسرے کی حمایت کرتے رہیں گے۔ خاص طور پر عالمی مسائل میں دونوں کے خیالات ایک جیسے ہونے کی وجہ سے دونوں قدم بقدم آگے بڑھ سکیں گے۔ مسٹر مونجو سرحد چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ایک سیمینار سے خطاب کر رہے تھے۔ اس سیمینار کا موضوع تھا امریکہ کے ساتھ کاروبار یعنی تجارت وغیرہ اور یہ سیمینار امریکن کونسلیٹ پشاور کے تعاون سے منعقد کیا گیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نہ صرف ایک دوسرے سے اقتصادی میدان میں تعاون کریں گے بلکہ ہم دونوں مل کر اس طرح آگے بڑھیں گے کہ عالمی اقتصادیات کو فروغ ملے اور مختلف ممالک اپنی خوش حالی کا انتظام کر سکیں۔ مسٹر مونجو نے کہا کہ وہ پاکستانی باشندوں اور خاص طور پر پاکستان کے تاجروں کے جذبات سے خوب آگاہ ہیں۔ موجودہ حکومت اور اس سے پہلی حکومت کی اقتصادی پالیسیوں کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں اقتصادی ترقی کی روح فروغ پا رہی ہے۔ مسٹر مونجو نے مزید کہا کہ ان کا ملک اس بات میں دلچسپی رکھتا ہے کہ پاکستان کے ساتھ تعلقات بڑھیں اور اسی لئے امریکہ چاہتا ہے کہ دونوں کے اقتصادی تعلقات بہتر سے بہتر ہوتے رہیں۔ انہوں نے کپڑے کی تجارت کا خاص طور پر ذکر کیا اور پشاور میں کاروبار کے سلسلے میں کہا کہ ایک زمانے میں یہ تجارت کا مرکز تھا اور یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اس میں وہ پرانی فضا قائم ہو رہی ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ پاکستان اور امریکہ میں تعاون کی روح بڑھتی رہے گی اور اس طرح ملک کے مختلف حصوں میں تجارت کو فروغ ملے گا۔ اس میں کیا شک ہے کہ اگر دو ممالک آپس میں اچھی تجارت کر رہے ہوں تو ان کے تعلقات بڑھتے رہتے ہیں۔ اگر امریکہ وہ اشیاء جو پاکستان برآمد کر سکتا ہے خرید لے اور اپنے ملک میں کھپائے اور اسی طرح جن اشیاء کی پاکستان کو ضرورت ہے وہ خود پاکستان کو برآمد کرے تو یقیناً دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر ہوتے رہیں گے۔ یہی تعلقات عام طور پر سیاست کی فضاء پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تجارت اچھی ہو تو سیاسی حالات بھی یا سیاسی تعلقات بھی اچھے ہو سکتے ہیں۔

پاک چین دوستی

چین کی نیشنل کمیٹی آف چائنیز پیپلز پولٹیکل کونسل کے چیئرمین لی روہیار نے کہا ہے کہ چین اور پاکستان کا آپس میں سیاسی اقتصادی سائنسی، ٹیکنیکی اور ثقافتی میدانوں میں ایک دوسرے سے تعاون دوستانہ تعلقات میں فروغ کا باعث ہو سکتا ہے۔ آپ ایک ایسے استقبالیہ میں تقریر کر رہے تھے جو منگل کے روز باغ جناح لاہور کے شہریوں نے دیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کا دورہ خاصا کامیاب رہا ہے اور انہیں امید ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات زیادہ بہتر ہوتے چلے جائیں گے۔ اگرچہ یہ تعلقات اور دوستی ایک لمبے عرصے تک پھیلے ہوئے ہیں اور ہر حال میں ہم دونوں ثابت قدم رہے ہیں لیکن ان کا یہ دورہ ان تعلقات کو مزید مضبوطی اور استحکام عطا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب سے زنگ ژیاؤپنگ کی تھیوری کے مطابق اصلاحات کا دور شروع کیا گیا ہے چین نے خاصے ترقیاتی پروگراموں پر عمل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک چین کی قومی اقتصادی ترقی کا تعلق ہے یہ سرعت کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور دیکھا گیا ہے کہ ہر شعبے میں ہماری پیداوار پہلے سے زیادہ ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمارے رہن سہن کا معیار بھی بہتر ہوا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر چین اور ترقی کر جائے تو وہ عالمی امن اور ایشیاء کے اقتصادی پروگراموں میں زیادہ حصہ لے سکتا ہے۔

چین کے آٹھ جہازوں کا اغوا

چین اور تائیوان کے درمیان اب ایک اور مسئلہ ایسا کھڑا ہو گیا ہے جس سے دونوں کے آپس میں تعلقات مزید خراب ہو رہے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ چین کے جہاز اغوا کر کے تائیوان لے جائے جاتے ہیں۔ سال رواں کے دوران گزشتہ روز آٹھواں ایسا واقعہ پیش آیا۔ یہ اغوا کرنے والے ایک مرد اور ایک عورت اپنے ہاتھوں میں چھرے لئے ہوئے لوگوں کو خوف زدہ کر رہے تھے۔ اور انہوں نے پائیلٹ کو کہا کہ وہ جہاز چیانگ کائی شیک عالمی اڈے تک لے کر چلے۔ یہ واقعہ اس روز پیش آیا جب اس سے ایک دن پہلے تائیوان کی ایک ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایک ہائی جیکر کو دس سال کی سزا دی جائے۔ کچھ عرصہ قبل چین اور تائیوان کے نمائندوں نے آپس میں میٹنگ کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہائی جیکروں کو واپس ان کے ملک بھجوایا جائے۔ اگرچہ اس کے طریق کار پر زیادہ گفت و شنید نہیں ہوئی۔ لیکن اصولی طور پر یہ فیصلہ کر لیا گیا ہے ہائی جیکر تائیوان کے ہوں تو انہیں تائیوان بھیج دیا جائے اور چین کے ہوں تو انہیں چین بھیج دیا جائے اور ان پر اپنے اپنے ملک میں مقدمات چلا کر سزائیں سنائی جائیں چونکہ اس کے مطابق کوئی طریق کار وضع نہیں کیا گیا اس لئے موجودہ ہائی جیکنگ سے ایک روز پہلے تائیوان کی ایک عدالت نے ایک ہائی جیکر کو دس سال کی سزا سنائی تھی۔

ہندوستان/امریکی فرموں کی خدمات

بتایا گیا ہے کہ ہندوستان نے اپنے خلاف اس پراپیگنڈہ کو مسترد کرنے کے لئے کہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے امریکہ کی دو فرموں کی خدمات حاصل کی ہیں انہیں خاصی بڑی رقوم ادا کی ہیں تا کہ وہ امریکہ کے تمام حصوں میں تمام علاقوں میں اس پراپیگنڈے کے خلاف مہم چلائیں۔ ہندوستان کے اخبار ٹائمز آف انڈیا نے کہا ہے کہ یہ دونوں فرمیں دس۔ دس۔ لاکھ ڈالر لے کر یہ کام کریں گی۔ ان فرموں کا انتخاب ہندوستان کے سفیر ایس۔ ایس۔ رے نے کیا ہے۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ یہ معاہدہ ایک سال کے لئے ہے لیکن چھ ماہ کے بعد اس کی مزید ایک سال کے لئے تجدید کی جا سکتی ہے۔ اور جب تک کشمیر کے حالات بہتر نہ ہو جائیں اس وقت تک تمام انسانی حقوق کی پاسداری کرنے والی تنظیموں کی مخالفت کرنے کے لئے یہ فرمیں کام کرتی رہیں گی۔ دراصل پاکستان نے جس طرح مقبوضہ کشمیر میں کئے گئے تشدد کو دنیا بھر میں اجاگر کیا ہے اس سے ہندوستان کی پوزیشن کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ بیرونی تنظیموں کو مقبوضہ کشمیر میں جا کر حالات دیکھنے اور ان کے متعلق کہنے کا موقعہ نہیں دیا جاتا اور یہ بات مزید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بات کی توثیق کرتی ہے کہ کشمیر میں واقعی ہندوستانی فوجیں انتہائی مظالم کے ساتھ تحریک آزادی کو دبانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اس سے کچھ عرصہ پہلے ہندوستانی پریس نے بتایا تھا کہ ایک خاصی بڑی رقم پریس میں تقسیم کی گئی ہے تاکہ پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ کرتے ہوئے اسے دہشت گرد قرار دلوایا جائے۔ اس رقم کا تعین ۲۰۰ ملین روپے تھا۔ لیکن اس خبر کے نشر ہو جانے سے ہندوستان کے وزیر اعظم نرسیما راؤ کو خاصی تشویش پیدا ہوئی اسی لئے اب انہوں نے ہندوستانی اخباروں کی بجائے امریکہ کی بعض فرموں کی خدمات حاصل کرلی ہیں۔

بقیہ صفحہ ۱

کہ تم اپنے خیال میں کسی کو کوئی چیز دے رہے ہو اور اسے اس کا کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہو۔ تمہاری ہر تکلیف جو دوسروں کو آرام دینے والی ہو۔ اگر تم کوئی ایسی تکلیف اٹھاتے ہو کہ اس سے دوسروں کو فائدہ نہیں پہنچتا تو تمہاری وہ تکلیف خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ خدا تعالیٰ کو تمہاری ویسی تکلیف پسند ہے جس سے دوسروں کو آرام ملتا ہے۔ اگر تم (دعوت الی اللہ) کرتے ہو اور اس کے نتیجہ میں کسی کو ہدایت مل جاتی ہے تو تمہارا یہ فعل خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ لیکن اگر تم (دعوت الی اللہ) کرتے ہو اور اس کے نتیجہ میں کسی کو ہدایت نہیں ملتی اور تم کہہ دیتے ہو کہ ان لوگوں کے دل سخت ہو گئے ہیں تو تمہارا یہ کام خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ تم یہ کہتے ہو کہ میرے بھائی بھتیجے یا دوسرے رشتہ دار میری بات نہیں سنتے یا میری (دعوت الی اللہ) کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ لیکن تم بھی تو کسی کے بھائی تھے تم بھی کسی کے بھتیجے تھے۔ تم بھی تو کسی کے بھانجے تھے۔ تم بھی تو کسی کے خاوند تھے تم بھی تو کسی کے داماد تھے۔ تمہارا خدا تعالیٰ سے کیا رشتہ تھا کہ اس نے تمہیں ہدایت دے دی۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے دوست اپنے رشتہ داروں اور قریبی دوستوں کو صحیح طور پر (دعوت الی اللہ) نہیں کرتے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ان کی (دعوت الی اللہ) کا کوئی اثر نہ ہوتا۔

(از خطبہ ۷/جنوری ۱۹۵۵ء)

بقیہ صفحہ ۳

عبدالکریم صاحب)

اس واقعہ سے یہ نہ سمجھنا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت امام جماعت الثانی کو کسی بات سے روکتے ٹوکتے ہی نہ تھے۔ ہاں فرق صرف اتنا ہے کہ اگر حضرت امام جماعت الثانی کے کسی فعل سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو کوئی ذاتی تکلیف پہنچتی تو اس پر آپ حضرت مرزا محمود پر کوئی سختی نہ کرتے لیکن اگر کوئی دینی معاملہ ہوتا یا کوئی ایسی غلطی ہوتی جس سے اخلاق پر برا اثر پڑ سکتا تھا تو وہاں آپ ضرور کبھی سختی سے اور کبھی نرمی سے اس طرف ضرور توجہ دلاتے چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت الثانی خود اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

ایک دفعہ کتا ہمارے دروازے پر آیا میں وہاں کھڑا تھا۔ اندر کمرے میں صرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے میں نے اس کتے کو اشارہ کیا اور کہا ٹیپو ٹیپو۔ حضرت صاحب بڑے غصے سے باہر نکلے اور فرمایا تمہیں شرم نہیں آتی کہ انگریز نے تو دشمنی کی وجہ سے اپنے کتوں کا نام ایک صادق مسلمان کے نام پر ٹیپو رکھ دیا اور تم ان کی نقل کر کے کتے کو ٹیپو کہتے ہو۔ خبردار۔ آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ میری عمر شائد آٹھ نو سال کی تھی۔ وہ پہلا دن تھا جب سے میرے دل کے اندر سلطان ٹیپو کی محبت قائم ہو گئی۔

(الفضل یکم اپریل ۱۹۵۸ء)

بقیہ صفحہ ۵

کیلا ۷ء۱۶
انگور ۸۷ء۶۰ فیصد
گریپ فروٹ ۶۵ء۲ فیصد
لیموں ۲ء۳ فیصد
آم ۸۲ء۶۰ فیصد
خربوزہ ۶۵ء۶۰ فیصد
سنگترہ ۳۸ء۱ فیصد
آڑو ۱۲ء۱ فیصد
ناشپاتی ۵۳ء۱ فیصد
اناس ۱۲ء۱ فیصد
آلو بخارا ۱۸ء۱ فیصد
تربوز ۶۵ء۶۰ فیصد

بقیہ صفحہ ۱

ہے۔ جو مکرم مرزا محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پوتی اور مرزا محمد اسماعیل صاحب رفیق بانی سلسلہ عالیہ کی پڑپوتی ہیں۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۲۶

I Hafiz Rachmat S/O Achmad Saleh

پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۵-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

Hafiz Rachmat S/O Achmad Saleh Jln. Cipinang Lontor No.10. B Jakarta Indonesia

گواہ شد نمبر ۱
Mohammad Bakrie S/O Hasyim Argawinata Indonesia

گواہ شد نمبر ۲
Asep Ahmad Husaeni S/O E. Abdul Mannan Indonesia

مسل نمبر ۲۹۳۲۷

I H. A. Iwan Darmawan S/O Ide Rengkung

پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت دسمبر ۱۹۶۱ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۰-۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

1- 1/2 Part of house with land valuing 7500000 2- A house with land valuing 5000000 3. A car valuing 6000000 4. A motor cycle valuing 1700000

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

H. A. Iwan Jln. Caturwarga No. 35 Mataram N.T.B. Indonesia

گواہ شد نمبر ۱
Imam Kustiama Sh S/O Lili Indonesia

گواہ شد نمبر ۲
Hasan Basri S/O Muhammad Rauf Indonesia

اعلان داخلہ

○ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں تعلیمی سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے لئے مندرجہ ذیل ڈگری کورسز میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواستیں ۲۲- دسمبر ۱۹۹۳ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۱- بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر
۲- بی ایس سی (آنرز) اینیمل ہسبنڈری
۳- ڈاکٹر آف وٹرنری میڈیسن
۴- بی ایس سی ایگری انجینئرنگ

درخواست فارم نیشنل بینک زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے مجوزہ قیمت ادا کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ داخلہ کے خواہش مند احمدی طلبہ خاکسار سے رابطہ کریں۔

مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

زکام اور گلے کی خرابی کا بروقت، مفید اور مؤثر علاج

قند شفاء
جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر نہایت سریع الاثر قیمت فی ڈبی ۱۲/-

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر۔ گلے کی خراش ہو یا نزلہ شروع ہو ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں قیمت فی ڈبی ۱۰/-

بیماری نہ بھی ہو تو آجکل کے خشک موسم میں پیش بندی کے طور استعمال کیجئے ● ربوہ کے ہر دکاندار سے طلب کریں۔ ● دکاندار حضرات معقول کمیشن پر مال لے سکتے ہیں
● بیرون جات کے مریض بذریعہ ڈاک طلب کریں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ۲۱۱۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۴- دسمبر- سردی کا سلسلہ جاری ہے- ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۶ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۲۱ درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان نے تنازعہ کشمیر پر ایرانی پیشکش قبول کر لی ہے۔ کشمیر کے مسئلہ پر ایران اور ترکی نے پاکستان کے موقف کی حمایت کی ہے۔ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ ایران اور ترکی دونوں ملکوں کے ساتھ مذاکرات انتہائی مفید رہے ہیں۔

○ سرکاری طور پر اعلان جاری کیا گیا ہے سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز کی موت کی وجہ ہارٹ اٹیک تھی۔ ملکی اور بیرونی تحقیقاتی ٹیموں نے تین دفعہ کے پوسٹ مارٹم کے مختلف رپورٹوں کے بعد جو نتائج جاری کئے ہیں اس میں دل کے دورے پر اتفاق کیا گیا ہے۔

○ پاکستان کو امریکی امداد بند کروانے کے ذمہ دار امریکی سینیٹر لیری پریسلر امریکی سینٹ کے تین ارکان کے ساتھ پاکستان پہنچے ہیں وہ وزیر اعظم، وزیر خارجہ اور وزیر دفاع سے ملاقات کے بعد صدر سے ملیں گے اور پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ پارٹی کو ٹوٹنے سے بچانے کے لئے میرے پاس کوئی فارمولا نہیں ہے۔ جن لوگوں نے مجھے ملک سے باہر رکھا وہ میری واپسی پر خوف زدہ ہو کر حواس کھو بیٹھے ہیں۔ غیر نمائندہ مجلس عاملہ اور شریک چیئر پرسن نے پارٹی کے ٹکڑے کئے ہیں۔ ان کے فیصلے نے ملکی سیاست کو اندھیرے میں دھکیل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کی سیاسی خود مختاری مرکز نے ایک عرصہ سے ہڑپ کر رکھی ہے اسے فوری طور پر اور ہمیشہ کے لئے صوبہ کو واپس ملنا چاہئے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سندھ سے نکلنے والے تیل کا صرف ۳۳% مرکز کو دیا جائے باقی صوبے کی ترقی کے لئے استعمال کیا جائے۔

○ وزیر اعظم نے صدر اور جنرل عبدالوحید کو ایران اور ترکی کے ساتھ دفاعی تعاون پر بریفنگ دی۔ ایرانی صدر اور ترک وزیر اعظم سے ہونے والی ملاقاتوں کے بارے میں بتایا۔ صدر اور وزیر اعظم سے ملاقات کا یہ وقت بے نظیر نے انقرہ ہی میں طے کر دیا تھا۔ صدر لغاری نے کہا کہ وزیر اعظم کا کامیاب دورہ خارجہ پالیسی کی کامیابی کا عکاس ہے۔

○ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے قائد میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نے انتقامی سیاست ترک نہ کی تو ۱۹۹۴ء الیکشن کا سال ثابت ہو سکتا ہے۔ سندھ کی صوبائی حکومت مسلم لیگ کے حامی خواتین اور مرد اساتذہ، کلرکوں اور چپڑاسیوں کو ان کے گھروں سے سینکڑوں میل دور تبدیل کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مظلوم عوام اپنے حقوق کے لئے سڑکوں پر نکل آئے تو انہیں کوئی روک نہیں سکے گا۔

○ پاکستان میں امریکہ کے سفیر مسٹر مونجو نے کہا ہے کہ پاکستان کی امداد بحال ہونے کی توقع ہے اس سے ملک کی دفاعی ضروریات پوری ہو سکیں گی۔ وزیر اعظم بے نظیر نے امریکی سفیر سے ملاقات کے دوران کہا کہ پاکستان ایٹمی پروگرام کو قطعی طور پر رول بیک نہیں کرے گا۔ ہمیں اپنا دفاع کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔

○ کوآپریٹوز کے نادہندہ ۹۶۔ افراد کے بینک اکاؤنٹس منجمد کر دیئے گئے ہیں ان کے اثاثے ضبط کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ان کی جائیدادیں اور اثاثے منتقل کرنے یا فروخت کرنے پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف پیر کی صبح لاڑکانہ سے دادو کے دورے پر روانہ ہونے سے پہلے لاڑکانہ کے نواحی گاؤں ڈیڈھڑ گئے جہاں انہوں نے ڈاکوؤں کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے ۲۳ سالہ نوجوان غلام سرور بروہی کے والدین سے اظہار تعزیت کیا اور انہیں اپنی طرف سے دس ہزار روپے کی مالی امداد پیش کی۔ مسٹر نواز شریف نے کہا کہ افسوس کی بات ہے کہ وزیر اعظم کے شہر میں لوگ محفوظ نہیں ہیں۔

○ وزیر اعظم کی ہدایت پر لاکھوں کے ٹیلی فون بلوں کے نادہند سیاست دانوں کے کنکشن کاٹ دیئے گئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ سرحد نے اپنے صوبے میں ایک ہفتہ کی تنخواہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ تنخواہ صدر لغاری کی کامیابی پر وزیر اعظم کے حکم سے دی جا رہی تھی۔ وزیر اعلیٰ سرحد نے کہا کہ جو جیتے ہیں وہی رقم بھی ادا کریں۔

○ مسلم لیگ کے نواز کھوکھر نے کہا ہے کہ کشمیر کمیٹی کی سربراہی کے لئے ہمیں نوابزادہ نصراللہ کے نام پر اعتراض نہیں ہے۔ تاہم قائد حزب اختلاف کسی کمیٹی میں شامل نہیں ہونگے۔

○ گوجرانوالہ میں ایک ہی روز چھ ڈاکے ڈالے گئے۔ لاکھوں روپیہ کا سامان اڑا لیا گیا۔ کلاشن کوفوں سے مسلح ڈاکو فجر سے لیکر رات گئے تک وارداتیں کرتے رہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے عمر کوٹ ضلع کے تین سو غریب ملازمین کے جبری تبادلوں اور انہیں پانچ سو میل دور ٹرانسفر کرنے کی شکایت پر سخت خفگی کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم نے اپنی پارٹی کی چیئر پرسن بننے کے بعد پہلے پارٹی حکم میں عمر کوٹ کے پیپلز پارٹی کے صدر کے نام تار میں کہا ہے کہ وہ شکایات کا جائزہ لیکر فوری رپورٹ دیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے تین خواتین اساتذہ کے خلاف برے سلوک کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی بھی رپورٹ کرنے کی ہدایت کی ہے۔

○ چکوٹھی اور لیپا سیکٹر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک شخص شہید اور دو زخمی ہو گئے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم جمہوریت کی گاڑی کو پٹڑی سے اتارنے کی کوشش ناکام کر کے دم لیں گے۔ ہم کوئی ایسی غلطی نہیں کرنا چاہتے جس سے عوام کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر ملک کو صحیح سمت میں لے جا رہی ہیں ان کی سوچ پاکستان کی سوچ ہے۔

○ امریکی سینیٹر لیری پریسلر نے کہا ہے کہ امریکہ مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کو کوئی ہدایت نہیں دے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں کلنٹن انتظامیہ کا حامی ہوں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پریسلر ترمیم کے خاتمے کے لئے صدر کلنٹن کی سفارش ایک اچھا اقدام ہے۔

○ روس کے انتخابات میں انتہائی دائیں بازو کی جماعت لبرل ڈیموکریٹک پارٹی نے اکثریت حاصل کی ہے۔ اس طرح سے اس پارٹی کے سربراہ ولادیمیر ژورینووسکی صدر یلسن کے بڑے حریف کے طور پر سامنے آگئے ہیں۔ خیال ہے کہ وہ ۱۹۹۶ء میں صدارتی انتخاب میں صدر یلسن کے حریف ہونگے۔ صدر یلسن کی حامی سیاسی جماعت دوسرے نمبر پر آئی ہے جبکہ کمیونسٹ پارٹی نے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ ووٹوں کی گنتی کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔

نصرت جہاں اکیڈمی کی نئے سال کی تمام کتابیں و کاپیاں ہم سے بارعایت خرید فرمائیں۔

روٴف بکڈپو

اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 212297

ہر قسم کے فریج۔ ڈیپ فریزر۔ ائیر کنڈیشنر خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

نیشنل الیکٹرونکس

چھجو جامل بلڈنگ ۱- لنک میکلوڈ روڈ- لاہور

فون: ۷۲۲۳۲۲۸- ۳۵۷۳۰۹

ہومیوپیتھک کورسز

HOMEO COURSES

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	85	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	125	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	100	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	90	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	180	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	230	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	120	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	90	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	100	موٹاپا کورس
PILES COURSE	50	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	130	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	60	تپدق کورس

ان کے علاوہ 76 کیمبرو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں۔

سٹاکسٹ:-

کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایکسپریس مارکیٹ۔
کنری: بلال میڈیکل سٹور۔
ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔
لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک۔
کیمبرو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔
گوجرانوالہ: حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ دور ہیڈ برج۔
سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ۔
واہ کینٹ: طیب ہومیو پیتھک کلینک۔ انوار چوک۔
بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی۔ شاہدرہ
میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔
کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن قلام نبی روڈ۔
پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب
کار پوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔
شیخوپورہ: ملتانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔
ساہیوال: خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال۔
راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔
گجرات: علامین ہومیو پیتھک سٹور۔ فیصل گیٹ۔
حیدر آباد: روبی میڈیکل سٹور۔ چھوٹی گٹی۔
کیمبرو ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606